آپ کے بعض شاگرد: مولانا سلیم اللہ عبدالباقی. دکتور پروفیسر شیخ الحدیث محمد اسماعیل امین، دکتور حبیب الرحمٰن حنیف، دکتور خلیل اللہ عبدالرحیم، دکتور بشیر الرحمٰن حنیف، دکتور عارف ابراہیم ودیگر خلق کثیر۔

آپ کا حلیہ واصاف: آپ کی شخصیت بظاہر جلالی تھی؛ مگر یہ صرف ناواقف کو دیکھنے میں محسوس ہوتی تھی، ورنہ ہنس مکھ طبیعت کے مالک تھے۔ مزاح کا جواب چوٹ مزاح سے دیتے تھے۔ معاشی حالت قدرے کمزور تھی۔ کلبیت، بدزبانی، بد اخلاقی، دغا گوئی اور عیب جوئی کو سخت ناپسند کرتے تھے۔ جسمانی وضع قطع ٹھیک رکھتے تھے۔ جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ اور بہت سے اسلاف وعلماء کا رجحان ومیلان ہے۔ لمبا قد، سانولا رنگ، گھنی داڑھی، کشادہ چہرہ، کالی عینک یہ سب مل کر آپ کی شخصیت کو باوقار بناتے تھے۔

سانحہ وفات: آپ ہر سال کی طرح رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ مطابق ۲۰۱۳ء کو بابت فراہمی چندہ برائے دارالعلوم بلتستان، کراچی تشریف لے گئے، اس بار آپ کا بیٹا بھی ہمراہ تھا۔ آخری عشرے میں آپ ایک شناسے کے جنازے میں شرکت کے لیے جا رہے تھے کہ اچانک دل کی تکلیف شروع ہوئی۔ دوستوں نے ہسپتال داخل کرا دیا اور علاج شروع ہوا، مگر زندگی کے ماہ وسال پورے ہو چکے تھے۔

مات المداوی والمداوی والذی	جلب الدواء، وباعہ ومن اشتری

کے مصداق مؤرخہ 5 اگست بروز سوموار ۲۷ رمضان المبارک کی مبارک رات کو اپنی جان، جہاں آفرین کے سپرد کردی۔ جسد خاکی کو بلتستان لاکر مؤرخہ 8اگست کو قبرستان کورو میں سینکڑوں چاہنے والوں کی موجودگی میں سپرد خاک کیا گیا۔

آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے	سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

کراچی کے علاوہ مرکز اسلامی سکردو، دارالعلوم مقام گھرپی کھور اور کورو میں نمازِ جنازہ ادا کی گئی۔

ازواج واولاد: آپ نے پسماندگان میں ایک بیوہ، چار بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑے۔ مولانا مسعود اور سعود دارالعلوم کے فارغ التحصیل ہیں۔ سعید مستفید اور محمود اور سعد زیر تعلیم ہیں۔ ان کے علاوہ آپ کے دو بھائی حاجی نذیر اور مولانا محمد یوسف مدرس مدرسہ تعلیم القرآن کورو ہیں اور ایک بہن الحمد للہ موجود ہے۔

[()][()][()][()][()][()][()][()][()][()][()][()]

تاریخ الجامعہ

عبدالرحیم روزی

جماعتی خبریں

اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱٦ء

16 اکتوبر : جمعیت طلباء کے زیر اہتمام تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس کے منصف مولانا ثناء اللہ جانی، مولانا یوسف سالک اور راقم تھے۔ صدارت مولانا محمد حسین آزاد صاحب نے کی۔ مقابلے میں ۳۳ طلباء نے حصہ لیا۔ الحمد للہ طلباء نے تقریریں اچھی طرح یاد کر کے تیاری کی تھی۔ کل ۲۲ طلباء کو انعامات ملے۔

پوزیشن یافتہ درج ذیل ہیں:

اول : یحیٰ ناصر الدین، شعیب عبدالشکور، طارق موسیٰ، عمیر سالک۔ ہر ایک کو ۱۴۰۰ روپے۔

دوم: عبدالرشید اظہر، شعیب شرف الدین۔ ہر ایک کو ۱۲۰۰ روپے۔

سوم : عبدالحمید عبدالرحیم، منیر الدین ہر ایک کو ۱۰۰۰ روپے۔

چہارم سے دہم تک ۸۰۰ سے ۳۵۰ تک، پھر ہر شریک کو ۲۰۰ روپے انعام ملے۔

صدارتی کلمات مولانا محمد حسین آزاد نے پیش کیے۔ نائب امیر مولانا محمد ابراہیم محمد علی اور مفتی جماعت مولانا بلال حفظہم اللہ نے پند ونصائح کیے۔

17 اکتوبر: وفاق المدارس السلفیہ کا امتحان شروع ہوا۔ مسؤل مولانا یحیٰ ثناء اللہ کے مطابق ۱۵ طلباء اور ۴۵ طالبات نے مختلف مراحل کا امتحان دیا۔ بورڈ کی طرف سے ممتحن جناب مولانا عبدالخالق صاحب تھے۔

یکم نومبر: جمعیت طلباء کا اختتامی جلسہ وتقریب ختم بخاری شریف ایک ساتھ منعقد ہوا۔ اس پر رونق محفل کی صدارت امیر محترم مولانا عبدالرحمٰن حنیف حفظہ اللہ نے کی۔ درس بخاری شیخ الحدیث وناظم اعلیٰ مولانا عبدالواحد عبداللہ صاحب نے دیا۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کی سیرت، طلب علم، محنت وامانت، حفظ حدیث، صحیح بخاری کی وجہ تالیف، تالیف کے مقصود اعظم، شرائط صحیح بخاری پر روشنی ڈالی اور آخری باب وحدیث پر پُر مغز درس دیا، خلاصہ اسی شمارے میں شائع ہوا ہے۔ نائب امیر جماعت محمد ابراہیم محمد علی، مدیر التعلیم مولانا ابراہیم خان خطیب جامع مسجد گوند بلغار وصدر مدرس مولانا محمد نذیر، اور مولانا شرف الدین عبداللہ یوگوی نے خطاب کیا۔

طلباء کی طرف سے امیر جمعیت عبدالرشید اسماعیل نے خطاب کیا جبکہ آخری کلاس کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے حافظ طارق محمد موسیٰ کلیم نے شکر نعمت کے عنوان پر خطاب کیا۔ الوداعی کلمات اداکرتے ہوئے

خود مقرر اور اساتذہ و طلباء پر رقت قلبی طاری ہوئی اور ہر آنکھ سیل رواں کا منظر پیش کر رہی تھی۔ اس موقع پر بیشتر برانچ مدارس کے صدر معلم، اہم اساتذہ اور فارغ التحصیل طلباء کے والد حضرات تشریف لائے تھے۔

6نومبر: كلية البنات للدراسات الاسلاميہ میں تقریب ختم بخاری منعقد ہوئی۔ درس بخاری شیخ الحدیث مولانا ثناء اللہ جانی نے دیا۔ سیرت بخاری، صحیح بخاری اور آخری باب و حدیث پر دیا ہوا درس علمی نکات کا بحر بیکراں تھا۔ شیخ الحدیث مولانا عبد الواحد عبد اللہ، مدیر تعلیم و شیخ الحدیث مولانا ابراہیم خان اور نائب شیخ الحدیث و رئیس مجلس عمل مولانا محمد حسین آزاد نے خطاب کیا۔ اس تقریب میں طالبات کے والدین نے بھی شرکت کی۔

12نومبر: جامعہ میں سالانہ امتحان شروع ہوا۔ سلتورو سے مولانا محمد یونس، کرلیس سے صاحبزادہ پیر شمس الدین اور آغا شمس الدین صاحبان تشریف لائے اور مدیر تعلیم مولانا محمد ابراہیم خان و اساتذہ سے دو طرفہ امور پر تبادلہ خیالات کیا۔ وفد نے پرانی لائبریری دیکھی۔ اور مفید مشوروں سے نوازا۔

جمعیت اہل حدیث بلتستان کی سپریم کونسل مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا، جس میں دیگر جماعتی امور کے علاوہ مجلس شوریٰ کی طرف سے نامزد کمیٹی کا تیار کردہ "مسودہ آئین" یعنی دستوری خاکہ پیش کیا گیا۔ اور اس کے اہم دفعات، فقرات پر بحث و مباحثہ کے بعد منظور کیا گیا۔ یہ دستور ۱۹۹۴ء میں جاری کیا گیا تھا اور اس میں وقت کے مطابق ترمیم و اضافہ کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔

27نومبر: قسم البنین کے سالانہ نتائج کا اعلان کیا گیا۔ کل طلباء کی تعداد: **433**، کامیابی کی شرح 93.3% تھی۔ طلباء بھر میں پوزیشن لینے طلباء اور شرح انعام درج ذیل ہیں:

اول: حافظ زکریا ولد یحییٰ کلاس: ثالثہ ثانویہ، حاصل کردہ نمبر: 100%، انعام: 5000 روپے۔

دوم: ثاقب ولد اسماعیل کلاس: ثانیہ متوسطہ، حاصل کردہ نمبر: 99.9%، انعام: 3000 روپے

سوم: سمیع اللہ عبد الرحمت کلاس ثانیہ متوسطہ، حاصل کردہ نمبر: 99.8%، انعام: 2000 روپے

29نومبر: قسم البنات کے سالانہ نتائج کا اعلان کیا گیا۔ کل تعداد طالبات **467**، شرح کامیابی 87% تھی۔ کلیہ بھر میں پوزیشن لینے والی طالبات درج ذیل ہیں:

اول: اروی بنت عبد الرحمن مدنی، کلاس: اولی متوسطہ، 99.33%، انعام: 5000 روپے۔

دوم: [illegible] بنت نور عبد السلام، کلاس: اولی متوسطہ، 99.22%، انعام: 3000 روپے۔

سوم: ساجدہ بنت عزت اللہ اسماعیل، کلاس: اولی متوسطہ، 99 %، انعام: 2000 روپے۔